B.A, Part-1, URDU (Hons)

Paper- 1, (Poetry)

Topic: Masnavi Sahrul Bayan ki kirdar Nigari

Notes By:

Dr. Masroor Ahmad Haidri,

Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga.

مثنوی ''سحرالبیان'' کی کردارنگاری

مثنوی ''سحرالبیان'' میرحسن کی شاہکارتخلیق ہے۔سحرالبیان کے کردار فارغ البال معاشرے کے افراد ہیں جہاں دولت وثروت کی فراوانی ہے اور جہاں عشق و عاشقی اور رقص وسرور کی محفلوں کے سوا کوئی کام نہیں یہی وجہ ہے کہ تقریبا تمام ہی کردار بے عملی کا نمونہ ہیں۔ڈاکٹر وحید قریشی''سحرالبیان''میں کرداروں کی اس بے عملی کا ذکران الفاظ میں کرتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ فراغت کی زندگی سے عیاشی پیدا ہوئی''سحرالبیان'' کے بےعمل کرداریہی عیاش لوگ ہیں وہ واقعات کو آگے بڑھانے میں مدد نہیں کرتے بلکہ حالات کے دھارے میں بے دست و پا ہیں۔بےنظیر دنیا بھر کے علم حاصل کرتا ہے بہادر ہے عقل مند بھی ہے لیکن اس کی زندگی میں جب بھی عمل اور پیش قدمی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہماری توقعات کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے اس کا باپ بھی قسمت پرشاکر ہے اور شہزادے کے گم ہونے پر واویلا مچانے کے سوا کچھ کام نہیں۔شہزادی بدرمنیر عشق ومحبت میں صرف رونا جانتی ہے غشی کے مسلسل دورے اس کی بےبسی بے چارگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

مثنوی''سحرالبیان'' میں کرداروں کی تعداد زیادہ نہیں بادشاہ، بےنظیر، ماہ رخ، بدرمنیر،نجم النساء،مسعودشاہ اور فیروز شاہ،ان'' کرداروں میں بےنظیر،ماہ رخ،بدمنیراور نجم النساء کے کردار اہم ہیں۔

بےنظیر:۔ بےنظیر کا کردار روایتی شہزادوں کا سا ہے۔بےنظیر کا کردار فعال نہیں ہے وہ اپنے آپ کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے۔حالات کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتا۔اگرچہ وہ کہانی کا مرکزی کردار ہے لیکن وہ فعال کردار نہیں ہے۔شہزادہ بےنظیر ملک شاہ بادشاہ کا بیٹا ہے اس کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔اس کا ذکر میرحسن یوں کرتے ہیں۔

عجب صاحب حسن پیدا ہوا

جسے مہر ومہ دیکھ شیدا ہوا

نظر کو نہ ہو حسن پر اسکے تاب

اسے دیکھ بے تاب ہو آفتاب

ماہ رخ پری:۔ اس کردار میں خوبصورتی، حیاداری اور عشق پسندی کے ساتھ ساتھ رقابت اور انتقام کا جذبہ اپنی انتہاؤں پر دکھائی دیتا ہے۔اس کا تعارف یوں ہوتا ہے پرستان میں بے نظیر کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ ماہ رخ کو اپنے سرہانے دیکھتا ہے۔

یہ گھر گو کہ میرا ہے تیرا نہیں

پر اب گھر یہ تیرا ہے میرا نہیں

تیرے عشق نے مجھ کو شیدا کیا

ترا غم میرے دل میں پیدا کیا

اس کے کردار کا جلالی پہلو نمایاں ہے،شہزادہ بے نظیر، بدر منیر کے باغ میں مئے عشق کا جام نوش کر رہا ہے اسی عالم میں ایک جن یہ دیکھ کر ماہ رخ پری کے کان میں پورا منظر سنا دیتا ہے۔ چنانچہ میر حسن اس منظر کو یوں بیان کرتے ہیں۔

تجھے سیر کو میں نے گھوڑا دیا

کہ اس مالزادی کو جوڑا دیا

الگ ہم سے رہنا اور یوں چھوٹنا

یہ اوپر ہی اوپر مزے لوٹنا

بدر منیر:۔ شاہانہ متانت، وقار، حسن وخوبی، ناز وادا، شان وشوکت اور عیش ومحبت کا یہ پیکر قصے کی ہیروئن ہے۔اس کی نشست و برخاست، گفتگو، طور طریقہ، چال ڈھال اور حسن وذوق سے اس کا عالی جاہ شہزادی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ میر حسن نے اس کردار کی سیرت کشی میں اتنی محنت کی ہے کہ بے اختیار واہ واہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔ دیکھیں بدر منیر کس شکوہ سے باغ میں جلوہ افروز ہے۔

برس پندرہ کا اک سن وسال

نہایت حسین اور صاحب جمال

دھرے کہنی تکیے پہ اک ناز سے

سر نہر بیٹھی تھی اک انداز سے

رشک وحسد کا یہ انداز دیکھیں شہزادہ اپنی مجبوریوں کا اظہار کرتا ہے پری کی قید سے رہائی نہیں ملتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔

مرو تم پری وہ تم پر مرے
بس اب تم ذرا مجھ سے بیٹھو پرے
میں اس طرح کا دل لگاتی نہیں
یہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہیں

نجم النساء:۔مثنوی ''سحر البیان'' کا سب سے زیادہ روشن، رنگین، شوخ اور متحرک کردار نجم النساء کا ہے۔اس کردار کی تخلیق میں میر حسن نے اپنی ساری صنعت گری صرف کر دی ہے۔ سحر البیان میں سب سے اہم کردار نجم النساء ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ''سحر البیان'' ہی میں نہیں تمام مثنویوں میں اپنی مثال آپ ہے۔نجم النساء سحر البیان کے کینوس پر پہلی مرتبہ اس وقت نظر آتی ہے جب شہزادہ بے نظیر، بدر منیر کے باغ میں آ چکا ہے اور بدر منیر سہیلیوں کی جھرمٹ میں بیٹھی ہوئی ہے سب ہی شہزادے کے حسن سے متاثر ہوتے ہیں۔ بدر منیر شرما جاتی ہے اور ملاقات کی ہمت نہیں رکھتی۔اس موقعہ پر کہانی میں نجم النساء حرکت پیدا کرتی ہے۔اور، دونوں کو ملانے کی ترکیب کرتی ہے شہزادی کا اشتیاق بڑھاتی ہے اور حسن و جوانی سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

کہ اتنے میں آئی وہ دختِ وزیر
''لگی ہنس کے کہنے کہ'' بدر منیر
مجھے چوچلے تو خوش آتے نہیں
ترے ناز بے جا یہ بھاتے نہیں
کیا ہے اگر تو نے گھائل اسے
تو مت چھوڑ اب نیم بسمل اسے

نجم النساء کے کردار میں وفاداری کا جذبہ ہے وہ جب اپنی سہیلی کو سمجھا چکتی ہے کہ اب شہزادہ نہیں آئے گا اس لئے اس کا خیال چھوڑ دے مگر وہ خیال ترک نہیں کرتی لہذا اپنی سہیلی پر جان وار کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔اور جوگن کا روپ اختیار کر کے بے نظیر کی تلاش میں نکلتی ہے۔نجم النساء کا کردار مجموعی طور پر ایک جاندار کردار ہے۔

سحر البیان'' کے تمام کرداروں میں نجم النساء کے کردار کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ یہ کردار باعمل ہے۔ اسی کردار'' کے باعث''سحر البیان'' کا پلاٹ آگے چلتا ہے۔نجم النساء اپنے مقصد میں آخر کار کامیاب ہو کر واپس آتی ہے۔ بے نظیر اور فیروز شاہ اس کے ہمراہ ہیں جب شہزادی سے ملتی ہے تو اس موقعہ پر اس کی گفتگو بے حد شوخ ہے وہ کہتی ہے کہ تیرا قیدی چھڑاتے چھڑاتے ایک اور قیدی باندھ کے لے آئی ہوں پھر سب کی ملاقات ہوتی ہے۔

تیرا قیدی جا کر چھڑا لائی ہوں

لائی ہوں اُور اک اور بندھواڑا

مگر ایک یہ آپڑی بے بسی

کہ میں تیری خاطر بال میں پھنسی

یہ نجم النساء کی آخری تصویر ہے جو ''سحرالبیان'' میں نظر آتی ہے یہاں وہ جوگن نہیں رہتی بحیثیت ایک دوشیزہ کے سامنے آتی ہے یہاں سے اس کی دوشیزگی نکھر آئی ہے۔ وہ اپنے عاشق کو جالنا خوب جانتی ہے۔ اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا ہے اس کے تمام لباس اور جسم میں جنسی کشش دوڑ کر آئی ہے۔